125792 ـ لڑكی كا والد فوت ہو گيا اور والدہ عدت ميں ہو تو كيا نكاح ہو سكتا ہے ؟

سوال

ميری منگيتر كا والد فوت ہو گيا ہے اور اس كےگھر والے غمزدہ ہيں والدہ عدت گزار رہی ہے، عقد نكاح كے وقت والدہ كی عدت كے تين ماہ گزرے ہونگے، كيونكہ عقد نكاح كے ايام والد كی زندگی ميں طے ہوئے تھے كيا ميرے ليے بغير خوشی كے مظاہر عقد نكاح كرنا جائز ہے يا كہ اسےمؤخر كر دوں، يہ علم ميں رہے كہ ميں اپنے ملك سے دور ہوں اور ملازمت كی بنا پر آئندہ وقت ميں عقد نكاح كا وقت مقرر كرنا مشكل نظر آتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اس لڑكی كے ساتھ آپ كا نكاح كرنا جائز ہے چاہے لڑكی كی ماں عدت ميں ہی كيوں نہ ہو، اس ليے كہ شريعت مطہرہ ميں اس كی ممانعت نہيں آئی، اور پھر عقد نكاح كے ليے خوشی و فرحت كے امور كرنا شرط نہيں، كيونكہ عقد نكاح كے ليے لڑكی كا ولی اور دو عادل گواہ اور ايجاب و قبول ہونا ہی كافی ہيں.

ليكن اس ميں آپ كو لڑكی كےگھر والوں كے جذبات كا خيال كرنا ہوگا، اگر تو انہيں اس وقت عقد نكاح كرنے سے كوئی اذيت و تكليف نہيں ہو گی تو الحمد للہ، وگرنہ آپ اتنی دير تك عقد نكاح كو مؤخر كرديں جب تك ان كا غم ہلكا نہ ہو جائے، اور لڑكی كی والدہ عدت ختم ہونے اگر وہ رغبت ركھے تو خود بھی زينت اختيار كر سكے.

يہ سب كو معلوم ہے كہ جس عورت كا خاوند فوت ہو چكا ہو تو وہ دوران عدت نہ تو زيور پہن سكتی ہے اور نہ ہی بناؤ سنگھار كر سكتی ہے، اور نہ ہی خوشبو استعمال كر سكتی ہے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (13966) كے جواب كا مطالعہ كريں.

حاصل يہ ہوا كہ: اگر لڑكی كےگھر والے راضی ہوں اور ايسا كرنے سے انہيں كوئی تكليف اوراذيت نہ ہوتی ہو تو شرعی طور پر اس طرح كی حالت ميں عقد نكاح كرنے ميں كوئی مانع نہيں.

واللہ اعلم .